اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مناجاتوں، نعتوں اور منقبتوں کے مُعطّر و مُعَنْبر مدنی گلدستے ''**وسائلِ بخشش**'' میں دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عن العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

(الترغیب والترھیب، ٣٢٨/٢، حدیث: ٢٣)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿1﴾ خونی کی توبہ

کوٹ مٹھن (ضلع راجن پور، پنجاب) کے محلّہ عزیز بھٹی کے مقیم اسلامی بھائی کی گناہوں بھری زندگی کے احوال نوک پلک سنوارنے کے بعد کچھ اس طرح ہیں: میں ایک عصیاں شعار نوجوان تھا، گناہوں کے جنگل میں بھٹکتا پھر رہا

تھا۔ دل گناہوں کی کثرت کے سبب اس قدر سختی کا شکار تھا کہ میں اپنی قبر و آخرت سے یکسر غافل ہو چکا تھا، میری غفلت کا اندازہ اس سے باخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ میں نماز جیسی اہم عبادت کی ادائیگی سے دور اور دنیا کی محبت میں مخمور تھا، بس دنیا کی راحتیں حاصل کرنے کی دُھن سر پر سوار رہتی، بُرے دوستوں کی صحبت کے سبب بداخلاق اور نہایت غُصیلا تھا۔ معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑے مول لینا، ہر ایک کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آنا، خلافِ مزاج بات پر بہن بھائیوں کو مارنا پیٹنا میری عادتِ بد میں شامل تھا، چھوٹے بہن بھائیوں کو اس قدر مارتا تھا کہ ان کے جسم زخمی ہو جاتے، خون بہتا، شدت تکلیف سے چیختے چلاتے، روتے فریاد کرتے مگر میرے دل کی سختی کا یہ عالم تھا کہ ان کا بہتا لہو اور بہتے آنسو دیکھ کر بھی مجھے رحم نہ آتا اور میں اپنی رَوِش پر قائم رہتا جب بھی موقع ملتا انہیں مار پیٹ کر ہی دم لیتا۔ میرا یہ خون خرابہ صرف گھر کی حد تک محدود نہ تھا بلکہ باہر بھی اگر کوئی میرے خلاف بات کرتا تو اس پر بھی تشدد کرتا اور بارہا مخالف پر ایسا حملہ کرتا کہ اس کا جسم زخموں سے گھائل اور خون سے آلودہ ہو جاتا لوگ بڑی مشکل سے مجھ پر قابو پاتے، کئی لوگوں کا سر پھاڑ چکا تھا، میری اسی خون ریزی کی عادت سے اہل علاقہ خوف زدہ رہتے، مجھ سے اپنا دامن بچاتے یہاں تک کہ میں علاقے میں خونی کے نام سے مشہور ہو گیا، میرے بارے میں لوگ ایک دوسرے سے کہتے بھائی اس سے بچنا

یہ تو بڑا ہی خطرناک ہے، خون خرابہ کرنا تو اس کا معمول ہے، الغرض میں علاقے میں نفرت بھری نظروں سے دیکھا جانے لگا، کوئی میرے پاس نہ آتا، مجھے دور سے دیکھ کر لوگ کہتے وہ دیکھو خونی آرہا ہے، یوں میں خونی کے نام سے مشہور ہوگیا۔ افسوس میں اپنی عادات بد میں اس قدر راسخ ہو چکا تھا کہ نہ مجھے اپنی عزت کا خیال تھا نہ ہی خاندان کی شرافت کا کچھ پاس، بس جوانی کے نشے میں مست رہنا اور لوگوں پر ظلم وستم کرنا اور سمجھانے والوں کو خاطر میں نہ لانا میرا کام تھا۔ میری ان کارستانیوں کی وجہ سے گھر والے بھی پریشان تھے مجھے اکثر سمجھاتے، غصے نہ کرنے کا ذہن بناتے اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرنے، بہن بھائیوں کے ساتھ پیار محبت سے پیش آنے، لڑائی جھگڑوں سے دور رہنے اور خلافِ مزاج بات پر خون خرابہ کرنے کے بجائے صبر کرنے کا درس دیتے مگر میں ان کی ایک نہ سنتا۔ اسی دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کرم ہوگیا اور مجھے اس وحشیانہ زندگی سے نجات مل گئی، سبب کچھ یوں بنا کہ میرے بڑے بھائی کو دعوت اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول میسر تھا، وہ بھی میری ان نازیبا حرکتوں سے بہت تنگ تھے، بارہا مجھے سمجھا بھی چکے تھے، ایک دن والدہ نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا اپنے بڑے بھائی کو بلا کر لاؤ۔ میں انہیں تلاش کرتا ہوا ایک مسجد میں داخل ہوگیا، وہاں میں نے دیکھا کہ عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ موجود ہے اور علمِ دین کا حلقہ لگا ہوا ہے، ایک اسلامی بھائی

بڑے پیارے انداز میں درس دے رہے ہیں اور دیگر عاشقانِ رسول بڑی توجہ کے ساتھ سن رہے ہیں۔ انہی اسلامی بھائیوں میں بڑے بھائی جان بھی درس سننے میں محو تھے، یہ دیکھ کر میں گھر لوٹ آیا اور والدہ سے عرض کی کہ بھائی جان مسجد میں موجود ہیں۔ اتفاق سے اگلے دن پھر والدہ نے حکم دیا کہ بڑے بھائی کو بلا کر کر لاؤ چنانچہ میں انہیں تلاش کرتا ہوا ایک بار پھر مسجد کے دروازے پر پہنچ گیا اس بار بھائی جان نے مجھے دیکھ لیا۔ موقع غنیمت جانتے ہوئے انہوں نے مدنی قافلے کے شرکاء اسلامی بھائیوں کو میرے بارے میں بتایا کہ یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں جو بہت غصیلے اور جھگڑالو طبیعت کے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آئے دن کسی نہ کسی کی شامت ضرور آتی ہے، میں نے اور گھر والوں نے اسے بارہا سمجھایا ہے مگر یہ ہماری ایک نہیں سنتا، آپ انہیں نیکی کی دعوت پیش کیجیے، کیا بعید آپ کا سمجھانا کارگر ثابت ہو اور یہ سدھر جائیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اچھے اخلاق سے مالا مال ہو جائیں۔ چند اسلامی بھائی نیکی کی دعوت دینے کی غرض سے میرے قریب تشریف لائے، انہوں نے پاس آتے ہی بڑے ہی میٹھے لہجے میں مجھے سلام کیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے احسن انداز میں مجھے نرم رویہ اپنانے کا ذہن دیا مزید ایذائے مسلم کے سبب قبر و آخرت میں ملنے والے عذابات سے بھی آگاہ کیا۔ جسے سن کر میں بے حد متأثر ہوا اور سوچنے لگا یہ بھی تو

میری طرح انسان ہیں مگر ان کا اندازِ گفتگو کتنا میٹھا اور شاندار ہے اور ایک میں ہوں کہ بداخلاقی کی نحوست میں گرفتار ہوں۔ پھر میں کچھ دیر ان کے قرب کی برکتیں پاتا رہا، جب جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے مجھے ایک کیسٹ بیان بنام ''**بے پردگی کی تباہ کاریاں**'' تحفۃً دیا اور اسے سننے کی ترغیب دلائی۔ میں یہ کیسٹ بیان گھر لے آیا۔ جب سنا تو میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، دل میں گناہوں سے نفرت محسوس کرنے لگا مزید مجھ پر مدنی قافلے والوں کی پیار بھری باتوں کا ایسا اثر ہوا کہ اگلے روز خود ہی ان سے ملنے مسجد پہنچ گیا اور شرکائے مدَنی قافلہ کی صحبت کی برکتیں سمیٹنے میں مشغول ہو گیا اس بار بھی عاشقانِ رسول کی طرف سے ملنے والی خصوصی شفقتوں نے میرا دِل باغ باغ کر دیا۔ شرکائے مدنی نے ایک رسالہ ''**کربلا کا خونی منظر**'' مجھے تحفے میں پیش کیا جسے میں گھر لے آیا۔ چنانچہ جب پڑھنا شروع کیا تو اس میں خاندانِ رسول کی کی عظیم قربانیوں اور یزیدوں کی جفا کاریوں کے بارے میں پڑھ کر میرا سخت دِل نرم پڑ گیا، مجھے معلوم ہو گیا کہ ظلم وستم کرنا اور خون کی ندیاں بہانا دشمنانِ اسلام کا وتیرہ ہے جبکہ مصیبتوں اور پریشانیوں میں بھی صبر کرنا سچے مسلمانوں کا طریقہ ہے، کربلا کے ہوش رُبا منظر نے میرے غفلت کے پردے چاک کر دیے اور مجھے اپنی بے باکیوں اور ظلم وزیادتیوں کا احساس ہونے لگا چنانچہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ

میں سچی توبہ کی اور اپنے کردار کو سنوارنے، بداخلاقی سے نجات پانے اور علمِ دین سے روشن و منور ہونے کے لیے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کا ارادہ کرلیا، عاشقانِ رسول کی صحبت میں بیٹھنے لگا اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں جانے لگا۔ دعوت اسلامی کا سنّتوں بھرا مدنی ماحول کیا مُیَسَّر آیا میری ظلمتِ عصیاں میں ڈوبی زندگی میں نیکیوں کا اجالا ہونے لگا، عاداتِ بد کافور ہونے لگیں اور بدمزاجی کا تَعَفُّن دور ہونے لگا۔ خوش قسمتی سے اسی دوران دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت کا سلسلہ شروع ہوگیا، عاشقانِ رسول بڑھ چڑھ کر اس کی تشہیر میں اپنا کردار ادا کرنے لگے، مجھ پر بھی کرم ہوگیا اور میں اسلامی بھائیوں کی شفقتوں کی بدولت ان کے ہمراہ جانے کے لیے آمادہ ہوگیا۔ مقرّرہ تاریخ آنے پر علاقے سے ہمارا مدنی قافلہ سنّتوں بھرے اجتماع کی برکتیں سمیٹنے کے لیے روانہ ہوگیا، جب ہم اجتماع گاہ پہنچے تو وہاں کے روح پرور مناظر دیکھ کر میں حیران رہ گیا، مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا، ہر طرف سنّتوں کی بہاریں تھیں، کثیر عاشقان رسول کے سروں پر عمامے شریف کے تاج سجے تھے تو بدن مدَنی لباس سے مُزین تھے اور چہرے داڑھی شریف سے روشن تھے۔ مزید وہاں ہونے والے پُرسوز بیانات اور دل میں عشقِ رسول کی شَمْع فروزاں کرنے والی نعتیں سن کر میری سوچ و فکر کا محور ہی بدل گیا، کرم بالائے کرم اسلامی

بھائیوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں بھی داخل ہوگیا۔ میرے مرید ہونے پر ایک جاننے والا کہنے لگا آپ تو بن دیکھے اور بغیر ہاتھ تھامے مرید ہوگئے میں نے کہا اگر مرشد کامل ہوگا تو زیارت بھی کرادے گا اور فیضان سے بھی مالا مال فرمائے گا، یہ سن کر وہ خاموش ہوگئے اسی سنّتوں بھرے اجتماع کی ایک رات سویا تو قسمت جاگ اُٹھی، سر کی آنکھیں کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں، کیا دیکھتا ہوں کہ میری نظروں کے سامنے **شیخِ طریقت،** امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جلوہ افروز ہیں اور میں آپ کے جلوؤں میں گم ہوں، آپ فرما رہے ہیں اب تو زیارت ہوگئی۔ آپ نے مزید شفقت فرمائی اور مجھے تھپکی دیتے ہوئے مسکرانے لگے۔ صبح جب بیدار ہوا تو میں بہت خوش تھا، خواب کا سہانا منظر آنکھوں میں گھوم رہا تھا، اس خواب کے بعد میرے دل میں دعوتِ اسلامی کی محبت مزید موجزن ہوگئی اور نیکی کا ایسا جذبہ دل میں پیدا ہوا کہ میں ہاتھوں ہاتھ عاشقانِ رسول کے ساتھ 30 دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا، راہِ خدا کی برکتوں کے کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دورانِ علم و عمل کی خوشبوؤں سے میرا ظاہر و باطن مہک اُٹھا، علمی حلقوں میں سنّتیں، دعائیں اور شرعی مسائل سیکھنے کے علاوہ پنج وقتہ نمازیں صفِ اوّل میں پڑھنے کی سعادت بھی ملی، سنّتوں کے

عامل اسلامی بھائیوں کی رَفاقت نے دل میں سنّتوں سے مُزیّن ہونے کا جذبہ بیدار کر دیا، یوں جلد ہی میں نے سبز سبز عِمامے سے اپنا سر سرسبز وشاداب کرلیا، داڑھی منڈانے کے فعلِ حرام سے توبہ کی اور چہرہ سنّتِ رسول سے آراستہ کرلیا، سنّت کے مطابق سفید کُرتہ میرے لباس کا حصہ بن گیا اور نیکی کی دعوت دینا میرا معمول بن گیا۔ مدنی ماحول میں آنے سے قبل کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا مگر اب ہر ایک سے پیار واخلاق سے پیش آنے، والدین کا ادب واحترام کرنے اور چھوٹے بہن بھائیوں پر شفقت کرنے والا بن گیا ہوں اور اپنا صرف یہ عظیم مقصد بنالیا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان رکن کابینہ ہونے کی حیثیت سے سنّتوں کا پیغام عام کرنے کے لیے کوشاں ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا ہے کہ اِس کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستگی کی برکت سے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کر سنّتوں بھری باعزّت زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ ان شآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول کی بَرَکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف ”فیضانِ سنّت“ کے

صفحہ 1143 پر تحریر فرماتے ہیں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہیئے۔ مُسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لُوٹنے، ایک دوسرے کی دُکانیں اور اَسباب جَلانے والا نہیں ہوتا

مسلمان، مومن اور مہاجر کی تعریف

سَیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجۃُ الْوَداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: کیا تمہیں مؤمن کے بارے میں خبر نہ دوں؟ پھر ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اموال سے بے خوف ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مجاہد وہ ہے جس نے اطاعتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں اپنے نَفس کے ساتھ جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔ (مستدرك، كتاب الايمان، تعريف اكمل المؤمنين، ۱ /۱۵۸، حديث:۲٤) اور ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف (یا اُس کے بارے میں) اِس قسم کے اشارے، کنائے سے کام لے جو اُس کی دِل آزاری کا باعِث بنے اور یہ بھی

حلال نہیں کہ کوئی ایسی حرکت کی جائے جو کسی مسلمان کو ہراساں یا خوفزدہ کردے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آداب الألفۃ والأخوۃ والصحبۃ، ۱۷۷/۷)

طریقِ مصطفٰے کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی
اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

حضرتِ سَیِّدُنا مُجاہِد رَحمۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض دوزخیوں کو ایسی خارِش میں مبتلا کردے گا کہ کھجاتے کھجاتے اُن کی کھال اُدھڑ جائے گی یہاں تک کہ اُن کی ہڈّیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ پھر نِدا (آواز) سنائی دے گی کہ کہو، کیسی رہی یہ تکلیف؟ وہ کہیں گے کہ انتہائی سخت اور نا قابلِ برداشت ہے۔ تب انہیں بتایا جائے گا کہ ''دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو سَتایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔'' (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آداب الألفۃ والأخوۃ والصحبۃ، ۱۷۵/۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

2 ڈھل جائے گی یہ جوانی

صوبۂ پنجاب کے مقیم ایک نوجوان کی داستانِ عشرت اور اس کے خاتمے کے احوال الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ کچھ یوں ہیں۔ میں نیکیوں کی شاہراہ پر چلنے سے قبل گناہوں کا عادی تھا۔ بد قسمتی سے کالج کے آزادانہ ماحول اور بُرے دوستوں کی صحبت نے مجھے آخرت سے غافل کر دیا تھا، یہی وجہ تھی کہ میں گناہوں

کی غلاظت سے اپنا دامن آلودہ کرنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے کے فعلِ حرام میں اپنی انمول سانسیں برباد کررہا تھا۔ علاقے کے اَوباش لڑکوں سے دوستی تھی، ہمارا روز کا معمول تھا کہ ہم سب دوست ایک جگہ جمع ہوتے اور رات گئے تک بے ہودگیوں میں مگن رہتے۔ ''صحبت اثر رکھتی ہے'' کے مِصْداق برے دوستوں کی نحوست کے سبب میرے اندر نئی نئی برائیاں جنم لینے لگیں، جوا کھیلنے، فُحش بکنے اور راہ چلتی لڑکیوں کو چھیڑنے جیسے حرام افعال کا شکار ہوگیا۔ والدین میری ان بُری خَصلتوں کی وجہ سے سخت پریشان تھے، بارہا مجھے سمجھا چکے تھے مگر مجھ پر تو جوانی کا ایسا بھوت سوار تھا کہ میں ان کی ایک نہ سنتا اور اپنی گناہوں بھری دنیا میں مگن رہتا۔ وہ تو مجھ پر کرم ہوگیا جو اس پُرفتن دور میں مجھے دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا مدنی ماحول مل گیا ورنہ نجانے گناہوں کی کن پُرخار وادیوں میں بھٹکتا پھر رہا ہوتا۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک دن والدہ نے فجر کی نماز کے لیے مجھے بیدار کیا، خوش قسمتی سے نمازِ فجر ادا کرنے کے لئے میں مسجد چلا گیا، نماز باجماعت ادا کی، دعا کے بعد ایک نوجوان اسلامی بھائی محراب کی ایک جانب بیٹھ گئے۔ ان کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اور سنّت کے مطابق بدن پر سفید مدنی لباس تھا، چہرے پر سجدوں کا نور تھا، انہوں نے بڑے ہی اَحسن انداز میں دُرُود وسلام کی صدائیں بلند کرتے ہوئے دَرْس دینا شروع کیا، نمازی قریب جا کر بیٹھنے لگے،

میں بھی درس سننے کی غرض سے بیٹھ گیا اور بغور درس سننے میں مشغول ہو گیا۔ فیضانِ سنّت کے پُرتاثیر الفاظ اور سنّتوں کے آئینہ دار مبلّغ اسلامی بھائی کے پُراثر انداز سے بے حد متأثر ہوا، جوں جوں درس سنتا گیا میرے بے قرار دل کو سکون ملتا گیا، دعا پر درس کا اختتام ہوا اس کے بعد اسلامی بھائی پیار بھرے انداز میں ملاقات کرنے لگے، میں نے بھی آگے بڑھ کر مبلغ دعوتِ اسلامی سے ملاقات کی، انہوں نے بڑے ہی پُرتپاک انداز میں مسکراتے ہوئے مجھے سینے سے لگا لیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ نجانے ان کی باتوں میں ایسی کیا تاثیر تھی کہ میں انکار نہ کر سکا اور اجتماع میں شرکت کی ہامی بھر لی۔ درسِ فیضانِ سنّت کا دِل پر ایسا اثر ہوا کہ میں نے نمازوں کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ درس میں شرکت کرنا اپنا معمول بنا لیا۔ جب جمعرات کا دن آیا تو میں نے مغرب کی نماز مسجد میں ادا کی اور نماز کے بعد اسلامی بھائیوں کے ہمراہ اجتماع میں شریک ہو گیا۔ وہاں کے مسحور کُن مَدَنی ماحول، ذکر و نعت، سنّتوں بھرا بیان اور رقت انگیز دعا نے مجھے ایک روحانی لذّت سے آشنا کیا۔ اجتماع سے واپسی پر باہر لگے ہوئے ایک بستے پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کی ایک کیسٹ **''ڈھل جائے گی یہ جوانی''**

پر نظر پڑی، نام میں اس قدر کشش تھی کہ میں نے فوراً اسے خرید لیا، گھر آکر جب کیسٹ سننا شروع کی تو دل ودماغ پر چھایا جوانی کا نشہ کافور ہوتا گیا، مقصدِ حیات سے واقفیّت ہوئی اور نیکیاں کرنے کا جذبہ دل میں موجزن ہوگیا۔ بیان کے اختتام پر میں نے اپنی گناہوں بھری زندگی سے سچی توبہ کی اور درست مخارج سے کلامِ الٰہی پڑھنے کے لیے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں داخلہ لے لیا اور پابندی سے اس میں شرکت کرنے لگا، وہاں عاشقانِ رسول مجھ پر شفقت فرماتے، اچھی اچھی باتیں بتاتے اور آخرت کی تیاری کا ذہن بناتے، مدنی قافلوں میں سفر اختیار کرنے کی ترغیب دلاتے اور طہارت، وضو، نماز کے مسائل سکھاتے۔ یوں میں مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا گیا اور مدنی رنگ میں رنگتا گیا، اچھی صحبت کی برکت سے گناہوں سے نفرت ہونے لگی اور میرا یہ مدنی ذہن بن گیا کہ بس مجھے اپنی قبر روشن کرنی ہے، فرائض عبادات اور سنّتوں پر عمل کرکے اپنی آخرت کو بہتر بنانا اور اپنے نامۂ اعمال کو اچھے اعمال سے مُزین کرنا ہے، اسی مقدس جذبے کے تحت میں مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے جلد ہی ناظرہ قرانِ پاک ختم کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے اہم مسائل سیکھ لیے۔ مزید مدنی ماحول میں علم دین کے فضائل سن کر درس نظامی کا ذہن بن گیا چنانچہ میں نے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ

المدینہ میں داخلہ لے لیا اور محنت ولگن سے علمِ دین حاصل کرنے میں مصروف ہوگیا۔ فیضانِ امیر اہلسنّت سے اسی دوران سنّتوں کا پیغام عام کرنے لیے میں 12 ماہ کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا جہاں مزید نیکی کی دعوت کے جذبے کو چار چاند لگ گئے۔ تادمِ تحریر درجہ سادسہ (عالم کورس کے چھٹے سال) کا طالبِ علم ہوں اور قران وحدیث کے نور سے اپنے قلب و ذہن کو منور کرنے کی سعادت پا رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ گھریلو ناچاقیوں کا انجام

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے کورنگی نمبر 2 کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریر کردہ مکتوب کا خلاصہ ہے: ہمارے گھر میں نہ مذہبی ماحول تھا نہ بڑوں کا ادب نہ چھوٹوں پر شفقت، شاید یہی وجہ تھی کہ گھر میں سکون نام کی کوئی چیز نہ تھی، معمولی باتوں پر دنگا فساد شروع ہو جاتا اور دیکھتے ہی دیکھتے گھر میدانِ جنگ بن جاتا، گھریلوں ناچاقیوں کے سبب گھر کا ہر فرد ذہنی بے چینی کا شکار تھا، ایسے حالات میں شیطان نے اپنا وار کیا اور میں ایسے گناہوں میں مبتلا ہوگیا جن کو بیان کرتے ہوئے حیا آتی ہے اور یوں میں اپنی حیات کے قیمتی لمحات فضولیات و لغویات میں برباد کرنے لگا۔ پھر مجھ گناہ گار پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا اور مجھے

دعوتِ اسلامی کا پیارا مدنی ماحول مل گیا، ہوا کچھ یوں کہ ایک دن مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا، نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مسجد سے باہر نکلا تو چند اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوگئی، انھوں نے نہایت محبت بھرے انداز میں مجھے سلام کیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے کیسٹ اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ ان کے حُسنِ اخلاق اور ملنساری سے متأثر ہو کر میں نے ان کی دعوت قبول کی اور کیسٹ اجتماع میں شریک ہوگیا۔ وہاں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا رقت انگیز بیان سنا، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر میرے دل میں پیوست ہو گئے، جس کی بَرَکت سے میں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لی اور پھر رفتہ رفتہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوتا گیا۔ مدنی ماحول کیا نصیب ہوا میرے اُجڑے گلشن میں بہار آ گئی۔ میرے اخلاق و کردار سنور گئے، بے جا غصہ کرنے کی عادت ختم ہوگئی، گھر والوں سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آنے لگا ساتھ ہی اہل خانہ پر انفرادی کوشش کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی عرصے میں میرے گھر کا ماحول بہتر ہونے لگا، نفرتیں ختم ہونے لگی اور اہل خانہ ایک دوسرے سے اخلاق سے پیش آنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے مدنی ماحول کی پرنور فضائیں کیا ملیں جلد ہی میری تمام گھریلو اُلجھنیں اور پریشانیاں رخصت ہو

گئیں، ہمارا گھر امن کا گہوارہ بن گیا، کدورتیں محبتوں میں بدل گئیں۔ گھر کا ماحول اچھا ہوا تو دل و دماغ پر چھائی پریشانی دور ہوگئی اور میں دل جمعی سے اپنی تعلیم پر بھی توجہ دینے لگا یوں میں نے اعلیٰ نمبروں سے اپنا D.A.F مکینیکل ڈپلومہ بھی پاس کرلیا۔ پھر جب رمضان المبارک کا پر بہار مہینہ تشریف لایا تو ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت سے فیض پانے، نیکیاں کمانے، علمی معلومات بڑھانے اور بداخلاقی سے مکمل نجات پانے کے لیے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پہنچ گیا اور خوب برکتوں سے فیض یاب ہوا، عاشقانِ رسول کے قُرب میں رہ کر پتا چلا کہ ایک مسلمان کا کردار و اخلاق کیسا ہونا چاہیے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں مجھے علم وعمل کی دولت ملی وہیں نیکی کی دعوت کا جذبہ دل میں موجزن ہوگیا پھر اسی مقدس جذبے کے تحت میں نے مدنی کاموں کی دھومیں مچانا شروع کردیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر تحصیل مشاورت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ مدنی بہار میں ایک ایسے گھر کا تذکرہ ہوا جو لڑائی جھگڑے کی آماجگاہ بن چکا تھا، جس کے سبب مذکورہ نوجوان بے سکونی کا شکار ہوا اور پھر شیطان کے بہکاوے میں آکر عارضی سکون کی تلاش میں گناہوں کا شکار ہوگیا، بدقسمتی سے آج اچھے اخلاق و کردار مفقود ہوتے جارہے ہیں، برداشت کی قوت نہ ہونے کے برابر ہے، گھر میں رہنے والے چند افراد بھی

آپس کی مختلف رنجشوں میں مبتلا نظر آتے ہیں، اس کی ایک بڑی وجہ ایک دوسرے کے حقوق سے نابلد ہونا بھی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا گھر امن کا گہوارہ بن جائے، ہمیں لڑائی جھگڑے سے چُھٹکارا مل جائے تو پھر ہمیں بدخُلقی سے اپنا دامن بچانا اور نرمی اختیار کرنی ہوگی۔ خلاف مزاج بات پر بگڑنے کے بجائے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اخلاق و کردار کو سنوارنے کا اہم ترین ذریعہ دعوت اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول بھی ہے جیسا کہ آپ نے مدنی بہار میں ملاحظہ کیا کہ جب مذکورہ نوجوان کو عاشقان رسول کا قرب ملا تو انہیں ڈھیروں ڈھیر برکتیں ملنے لگیں، ان کا اندازِ زندگی بدل گیا اور اچھے اخلاق و کردار کی خوشبوؤں سے ان کا ظاہر و باطن معطر و معنبر ہوگیا۔ مزید انفرادی کوشش کی برکت سے گھر امن و سلامتی کا گلشن بن گیا۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''**ناچاقیوں کا علاج**'' کے صَفْحَہ 22 تا 23 پر گھر کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے ایک بہت ہی پیارا مدنی پھول موجود ہے کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں، پانی سے پاک کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی بھرا سلوک کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ مَحبَّت بھرا سلوک کرنے کی کوشش فرمایئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مُثْبَت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہوگا۔ وَاللّٰہِ الْمُجیب! عَزَّوَجَلَّ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے

ظلم کرنے والے کو مُعاف کر دیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضمن میں پارہ 24 سورۂ حٰمٓ اَلسَّجدہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہے: اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے! برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

《4》 راہ ہدایت نصیب ہوگئی

سعید آباد (کراچی) کے علاقے مواچھ گوٹھ کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ کچھ یوں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں بھی آج کل کے عام نوجوانوں کی طرح بننے سنورنے کا شائق تھا، فکرِ آخرت کا دور دور تک نام ونشان نہ تھا، بس دنیا کی حیات کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ نیکیوں سے کوسوں دور اور مختلف گناہوں میں مَخْمور اپنی زیست کے قیمتی لمحات برباد کر رہا تھا، نمازیں چھوڑ دینا، گانے باجے سننا اور فلمیں ڈرامیں دیکھنا میرا معمولِ زندگی بن چکا تھا۔ الغرض دل ودماغ پر غفلت کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ مَعَاذَ اللّٰه داڑھی منڈوا کر دوستوں کے جھرمٹ میں جانا اپنے لیے باعثِ اِفتخار سمجھتا تھا۔ اسی طرح زندگی بسر ہو رہی

تھی مگر مجھے اپنی انمول سانسوں کے ضِیاع کا کوئی احساس نہ تھا۔ میرے راہِ سنّت پر گامزن ہونے کا سبب کچھ یوں بنا ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی رہتے تھے جو نیکی کی دعوت دے کر لوگوں کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لے جاتے تھے۔ بارہا مجھے بھی سمجھاتے اور ساتھ چلنے کا کہتے، اُن کی پیار بھری دعوت کی بدولت مجھے بھی اجتماع میں جانے کی سعادت نصیب ہوتی مگر میں پرسوز بیان، رقت انگیز دعا سے برکتیں پانے کے بجائے باہر گھوم پھر کر اپنا وقت ضائع کرتا اور علم و عمل کے دریا کے پاس جانے کے باوجود نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر سیراب ہونے سے محروم رہتا اور پیاسا لوٹ آتا۔ ہفتہ وار اجتماع میں میری ان بے اعتنائیوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ آخرکار میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا خوش قسمتی سے ایک بار امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا انقلابی کیسٹ بیان ''کالے بچھو'' سننے کی سعادت مل گئی جس میں داڑھی منڈوانے والے کا عبرت ناک واقعہ اور وعیدیں سن کر آنکھوں پر بندھی غفلت کی پٹی کھل گئی، خوفِ خدا سے میرا دل دہل گیا، داڑھی منڈوانے کے فعلِ حرام پر میرا ضمیر مجھے ملامت کرنے لگا لہٰذا میں نے ہاتھوں ہاتھ جہنم میں لے جانے والے اس قبیح عمل سے توبہ کی اور داڑھی شریف سے چہرہ منور کرنے کا عزم کر لیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک اور انقلابی بیان ''گانوں کے 35 کفریہ

اشعار‘‘ سننے کا موقع ملا جس میں آپ نے بڑے ہی احسن انداز میں ایمان کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے امت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت گانوں کے کفریہ اشعار کی نشاندھی فرمائی تاکہ مسلمان گانے باجوں سے بچ کر حمد باری تعالیٰ اور نعتِ رسولِ مقبول، مَنقبتِ اولیا سننے سنانے والے بن جائیں۔ جب میں نے ایمان کو تباہ کرنے والے گانوں کے اشعار کے بارے میں سنا تو خوف خدا سے میرا کلیجہ کانپ اُٹھا، دل سے گانے سننے کا شوق کافور ہوتا ہوا محسوس ہونے لگا اور میں ایمان کی سلامتی کی مدنی فکر سے سرشار ہوگیا۔ پرسوز کیسٹ بیانات کی برکت سے میں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے بارگاہ الٰہی سے مغفرت کی بھیک طلب کی اور گناہوں بھری زندگی سے ناطہ توڑ کر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا، سنّتوں کے عامل اسلامی بھائیوں کا قرب کیا ملا دل سنّت رسول کی محبت سے روشن ہوگیا، فیشن پرستی کا خُمار کافور ہوگیا۔ اللہ والوں کی نسبت کی اہمیت کا علم ہوا تو فوراً دامنِ عطار سے وابستہ ہوکر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہوگیا، نیکی کی دعوت دینا اور علاقے میں ہونے والے کیسٹ بیانات کے اجتماعات میں شرکت کرنا اپنا معمول بنالیا جوں جوں پرسوز بیانات سنتا گیا میرے علم وعمل میں اضافہ ہوتا گیا۔ تادم تحریر عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں 30 روزہ اجتماعی اعتکاف میں شریک ہوں اور ملفوظاتِ امیرِ

اہلسنّت سے خوب خوب فیض یاب ہورہا ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو درازیِ عمر بالخیر عطا فرمائے، ان کا فیضان عام فرمائے۔ امین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ فکرِ آخرت سے معمور بیان

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر کھوکھراپار کے مقیم اسلامی بھائی کی زندگی میں آنے والے مدنی انقلاب کا تذکرہ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ کچھ یوں ہے: بدقسمتی سے میں اچھے ماحول سے محروم اور بُرے لوگوں کی صحبت کا شکار نوجوان تھا، صحبت بد کی وجہ سے نیکی کے جذبے سے دل عاری اور گناہوں بھرے معاملات میں مُنْہَمِک رہنے کا عادی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ حُبِّ خدا و عشقِ مصطفٰے کی لذت سے ناآشنا تھا، قبر و آخرت کی تیاری کا کوئی مدنی ذہن نہ تھا۔ فلم بینی کا ایسا عِفْریت سر پر سوار تھا کہ گھنٹوں فلم کے بے ہودہ مناظر دیکھ کر اپنا نامۂ اعمال گناہوں سے آلودہ کرتا۔ جب بھی سینما گھر پر کوئی نئی فلم ریلیز ہوتی میں بہت خوش ہوتا اور اپنے شوق کے ہاتھوں مجبور ہوکر دیکھنے پہنچ جاتا، الغرض اپنا مال اور وقت خوب برباد کرتا اسی طرح زندگی کے شب و روز نامۂ اعمال سیاہ کرتے ہوئے بسر ہورہے تھے۔ میری اصلاح کا سبب یوں بنا کہ ایک دن میری ملاقات مبلغ دعوت اسلامی سے ہوگئی، انہوں نے شفقت فرمائی اور مجھے نیکی کی دعوت

دیتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائی، نجانے ان کی زبان میں ایسی کیا تاثیر تھی کہ میں نے شرکت کی ہامی بھرلی۔ ان اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ مجھے اپنے ساتھ لیا اور ہفتہ وار اجتماع کی بہاریں لوٹنے کے لیے روانہ ہوگئے، تھوڑی ہی دیر میں ہم اجتماع گاہ پہنچ گئے، جب ہم اجتماع گاہ میں داخل ہوئے تو میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ ہر طرف ایک پُرکیف سماں تھا، زندگی میں پہلی بار ایسا پیارا ماحول دیکھ کر مجھے ایک دِلی سکون ملا۔ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے عاشقانِ رسول سنّتوں بھرے اجتماع کی برکتیں لوٹنے میں مشغول تھے۔ میں بھی ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور پرسوز بیان سننے میں محو ہوگیا، اصلاحی بیان سن کر دل پر چھایا غفلت کا اندھیرا دور ہونے لگا، گناہوں سے بچنے اور رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کا حقدار بننے کا مدنی ذہن بن گیا، مزید اجتماعی ذکر کی پرکیف صداؤں نے میرے بے قرار دل کو ایک سکون بخشا، اس کے بعد تمام حاضرین نے جھوم جھوم کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا، آخر میں رقت انگیز دعا ہوئی، حاضرین نے اشکبار آنکھوں سے بارگاہِ الٰہی سے توبہ طلب کی، میں بھی ان خوش نصیبوں کے ساتھ دعا میں شامل ہوگیا، ندامت و شرمندگی کے ساتھ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مغفرت کی بھیک طلب کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سنّتوں بھرے اجتماع کی ایسی برکتیں ملیں کہ میں نے عصیاں بھری زندگی کو

خیر باد کہہ دیا اور منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں کامیابی پانے، اپنی اندھیری قبر کو محبوب کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کے نورانی جلووں سے روشن کرنے، حشر کے میدان میں ذلت ورسوائی سے بچنے اور جنت میں بے حساب داخلہ پانے کے عظیم جذبے کے تحت دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ بھائی جان کی انفرادی کوشش

صوبۂ پنجاب (پاکستان) ٹیکسلا کینٹ گن فیکٹری کے ملازم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خلاصہ ہے کہ مجھے دعوتِ اسلامی کا مہکا مہکا مدنی ماحول کچھ اس طرح میسّر آیا کہ میرے بڑے بھائی جو پاکستان آرمی میں ہیں۔ جب ان کی پوسٹنگ کوہاٹ (صوبہ خیبر پختونخوا) میں ہوئی تو خوش قسمتی سے وہاں ان کی ملاقات دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے منسلک اسلامی بھائی سے ہوگئی جن کی انفرادی کوشش اور لب ولہجہ کی مٹھاس نے بھائی جان کو سنّتوں بھری زندگی سے آشنا کر دیا۔ چنانچہ بھائی جان دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی رنگ میں رنگ گئے۔ جب وہ چھٹیاں گزارنے گھر آئے تو ان کے سر پر سبز عمامے کا تاج تھا، جس وقت گئے تھے کلین شیو تھے مگر اب داڑھی شریف چہرے پر سجی ہوئی تھی اور ان کے لب و لہجے، طور طریقے اور گفتار و کردار میں ایک نمایاں تبدیلی

نظر آرہی تھی۔ بھائی جان میں آنے والی یہ مثبت تبدیلیاں سبھی کے لئے باعثِ فرحت تھیں، جب ان سے اس مدَنی بہار کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے: یہ سب ایک باعمل سنّتوں کے پیکر اسلامی بھائی کی شفقت کی برکت ہے جو آج میں سنّتوں سے مزین نظر آرہا ہوں اور غفلت بھری زندگی کو خیر باد کہہ چکا ہوں۔ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول کی برکت سے بڑے بھائی جان جہاں خود فکرِ آخرت سے سرشار تھے وہیں نیکی کی دعوت کے عظیم جذبے سے بھی مالا مال تھے، اسی مقدس جذبے کے تحت انہوں نے گھر والوں کو قبر و آخرت کی تیاری کا مدنی ذہن دینا شروع کر دیا، ان کی انفرادی کوشش کا گھر والوں پر تو کوئی زیادہ اثر نہ پڑا مگر میں ان کی نیکی کی دعوت کی برکت سے اپنے اندر کافی تبدیلی محسوس کرنے لگا میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی، چہرہ سنّتِ رسول سے سجالیا۔ بھائی کی چھٹیاں ختم ہوگئیں اور وہ واپس ڈیوٹی پر چلے گئے، ان کے جانے کے بعد شیطان مجھ پر حملہ آور ہوا اور مجھے راہ ہدایت سے بھٹکا دیا، میں دوبارہ گناہوں کی غلاظت میں جا پڑا۔ فلمیں ڈرامیں دیکھنا شروع کر دیے، نمازوں میں سستی ہونے لگی، برے دوستوں کے چکر میں آکر معاذ اللہ داڑھی شریف مُنڈوا ڈالی اور یوں پھر گناہوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا۔ بھائی جان جب دوبارہ چھٹیوں پر گھر آئے تو میری یہ حالت دیکھ کر اس قدر افسردہ ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے اشک رواں ہوگئے،

انہوں نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سمجھایا، بدعملی پر ندامت کا احساس دلایا، بھائی جان کی اشکبار آنکھیں دیکھ کر میں شرم سے پانی پانی ہوگیا۔ بالآخر میں نے پختہ عہد کرلیا کہ اب میری گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی شریف کبھی نہیں منڈواؤں گا۔ میرے جذبات کو مزید گرمانے کے لیے بھائی جان نے مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے پُر تاثیر بیان کی ایک کیسٹ بنام ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' سننے کو دی۔ جب میں نے یہ پرسوز بیان سنا تو میرے دل میں ایک ہلچل برپا ہوگئی اور بے ساختہ میرے آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوگئے، میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ گیا، سنّتوں بھرے مدنی ماحول کی فضائیں کیا ملی میرے اندر نیکی کی دعوت کا جذبہ موجزن ہوگیا یوں میں لوگوں کی اصلاح کے ساتھ اپنی اصلاح کی بھی کوشش کرنے لگا چنانچہ میں اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ ''مدنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ''مدنی قافلوں'' میں سفر کرنا اپنا معمول بنالیا۔ ساتھ ہی گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش جاری رکھی جس کا اثر یہ ہوا کہ اب ہمارا سارا گھرانہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کی ڈویژن

مشاورت کے ذمہ دار کی حیثیت سے اپنی خدمت سرانجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ ماڈرن نوجوان کیسے سُدھرا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے اورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں ایک ماڈرن لڑکا تھا، نت نئے فیشن اپنانا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ میں اکیلا ہی نہیں بلکہ ہمارا سارا گھرانہ فیشن پرستی کا شکار اور حُبِّ دنیا میں گرفتار تھا۔ مجھے راہِ سنّت پر گامزن ہونے کی سعادت یوں نصیب ہوئی کہ ایک دن علاقے کے اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوگئی، سُنتوں کے سانچے میں ڈھلے ان اسلامی بھائی نے سلام ومصافحے کے بعد اپنائیت بھرے انداز میں قبر وحشر کی تیاری کا ذہن دیا اور قریب ہی مسجد میں لگنے والے مدرسۃ المدینہ (برائے بالغان) میں تجوید وقرأت کے ساتھ قرانِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی، ان کی میٹھی گفتگو اور حسنِ اخلاق سے متأثر ہوکر میں نے شرکت کی ہامی بھرلی اور تجوید وقرأت کے مطابق قرانِ مجید کی تعلیم حاصل کرنے لئے مدرسۃ المدینہ (برائے بالغان) میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نہ صرف صحیح مخارج اور دُرُست تلفظ کے ساتھ قرانِ پاک سیکھنے کی سعادت نصیب

ہونے لگی بلکہ عاشقانِ رسول کی صحبت کی بدولت فکرِ آخرت کی دولت سے سرشار ہوگیا، گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ نمازوں کا بھی اہتمام کرنے لگا، اسی دوران ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوگئی، وہاں پرسوز بیان اور رقت انگیز دعا سے فیض یاب ہوا اور اجتماع سے واپسی پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کی ایک کیسٹ **''قبر کی پہلی رات''** گھر لے آیا۔ ایک دن سب گھر والوں کو جمع کر کے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ رقت انگیز بیان سنا۔ ولیِ کامل کے دلنشین انداز اور پُر تاثیر الفاظ نے دلوں پر پڑے غفلت کے پردے چاک کر دیے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت گھر کے کئی افراد گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر راہِ ہدایت پر گامزن ہوگئے، مدنی کاموں کی دھومیں مچانے لگے۔ اللّٰہ تعالیٰ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے جن کے پرسوز بیان نے ہمارے فیشن پرستی میں ڈوبے ہوئے گھر کو سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول میں تبدیل کر دیا۔ تادمِ تحریر میری ایک ہمشیرہ علاقائی مشاورت کی ذمہ دار کی حیثیّت سے مدَنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروف ہیں اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بھی صوم وصلوٰۃ کا پابند ہونے کے ساتھ ساتھ حسبِ توفیق دینِ متین کی

خدمت کی سعادت حاصل کرتا رہتا ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو مرتے دم تک امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غلامی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔ امین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 آنسوؤں کا سیلاب

نارتھ کراچی (بابُ المدینہ کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے سے قبل میری عملی حالت انتہائی اَبتر تھی۔ دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ پنج وقتہ نماز پابندی سے ادا کرنے کی بھی توفیق نصیب نہیں تھی، زندگی کے شب و روز گناہوں بھرے کاموں میں گزر رہے تھے۔ کیا دن اور کیا رات، بس گناہوں کا نہ تھمنے والا سلسلہ تھا۔ عصیاں سے معمور زندگی سے نجات کچھ اس طرح ملی کہ ایک دن شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا کیسٹ بیان **''قبر کا امتحان''** سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ولیِ کامل کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے پُراثر کلمات کانوں کے راستے دل میں اتر گئے۔ جوں جوں بیان سنتا گیا میری قلبی کیفیت بدلتی گئی، مجھے اپنی گناہوں بھری زندگی پر ندامت ہونے لگی۔ قبر کی تنگی، تاریکی، گھبراہٹ، تنہائی اور اس کے عذابات کا ایسا خوف طاری ہوا کہ بے ساختہ میری آنکھوں سے

آنسوؤں کی برسات شروع ہوگئی، میں اس قدر رویا کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رقت انگیز بیان نے میرے غفلت بھری زندگی میں عمل کی شمع فروزاں کردی اور مجھے مقصدِ حیات سے آشنا کردیا، قبروآخرت کی تیاری کی پاکیزہ فکر میرے اندر اجاگر ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تمام گناہوں سے توبہ کی اور اس پر استقامت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ علم وعمل کی دولت سے مالامال ہونے کے لیے رمضان المبارک کے مقدّس مہینے میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اجتماعی اعتکاف کی سعادت حاصل کی، جہاں مجھے خوب خوب برکتیں حاصل ہوئیں، متعدد سنّتیں، دعائیں اور شرعی مسائل سیکھنے کا سنہری موقع ملا، سنّتوں کے عامل عاشقانِ رسول کا قُرب کیا ملا عمل کا ایسا مدنی ذہن بنا کہ میں نے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا اور چہرہ سُنّتِ مصطفٰے سے روشن کرلیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ ﴿دعوتِ اسلامی﴾ شعبہ امیرِ اہلسنّت

۵ محرم الحرام ۱۴۳۵ ھ بمطابق 30 اکتوبر 2014 ء

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

یہ **حقیقت** ہے کہ صحبت اثر رکھتی ہے، انسان اپنے دوست کی عادات و اخلاق اور عقائد سے ضرور متأثر ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں نیک آدمی کی مثال مشک والے کی طرح بیان کی گئی ہے کہ اگر اس سے کچھ نہ بھی ملے تو اس کی ہم نشینی خوشبو میں مہکنے کا سبب بنتی ہے جبکہ بُرا آدمی بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر بھٹی کی سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اُس کا دھواں تو پہنچتا ہی ہے۔ گناہوں کی آگ میں جلتے، گمراہیت کے بادلوں میں گھرے اس معاشرے میں سنّتوں کی خوشبوئیں پھیلاتا دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں تربیت پا کر سنّتیں اپنانے والا اس طرح زندگی بسر کرنے لگتا ہے کہ نہ صرف ہر آنکھ کا تارا بن جاتا ہے بلکہ اپنے سنّتوں بھرے کردار سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ پھر زندگی کی میعاد پا کر اس شان و شوکت سے دارِ آخرت روانہ ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے والے رشک کرنے اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتے ہیں۔ آپ بھی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت، راہِ خدا کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کو اپنا معمول بنالیجیے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب ہونگی۔

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے دیگر **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت ملی**، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بَلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمائیے "**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ**" عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت: ______________ **عمر** ____ **رُکن سے مرید یا طالب ہیں**

______ **خط ملنے کا پتا** ______________

فون نمبر (مع کوڈ): ______ **ای میل ایڈریس** ______

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: ______ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ**

مہینہ / سال: ______ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:** ____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ______ **مُندَرجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی** وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات و کرامات** کے "**ایمان افروز واقعات**" مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔**

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللّٰہُ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیرخواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فُیُوض وبَرَکات سے مُستَفِیْد ہونے کے لیے ان سے **بَیعت** ہوجائیے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر "**مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)**" کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رضویہ عطّاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E-Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

[illegible]